ایک بیوی جو کہ محمد کی والدہ تھیں، ان کو بھی رجال کی کتابوں میں سندھی عورت بتایا گیا ، اور بنو حنیف قبیلہ میں رہنے کی وجہ سے ان کو حنیفیہ کہا جاتا ہے اور جن کی اولاد کو علوی جاتا ہے۔ اور اس کی بھی صراحت کی گئی ہے کہ حضرت زید بن علیؓ کی والدہ بھی سندھی یت تھیں۔ دوسری طرف اگر اعتصام بالکتاب والسُّنۃ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو بھی ں خطے کی تاریخ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ تیسری صدی ہجری میں جب منصورہ سندھ دارالسلطنت تھا تو یہاں کے قضاۃ ظاہری مذہب کے تھے جنھوں نے امام داؤد ظاہری ، مذہب کے مطابق کتابیں لکھیں۔ اور ظاہر حدیث پر عمل کیا جاتا تھا۔ اس دَور سے ے بھی محدث اور فقہاء سندھ میں پیدا ہوئے، جنھوں نے علم حدیث کی بڑی خدمت اور ان میں کئی تو ایسے امام ہیں جو ائمۂ صحاح ستہ کے شیوخ شمار کیے جاتے ہیں۔

تیرھویں صدی ہجری تک قرآن، حدیث اور فقہ کی خدمت کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ ندھ کے عالمی مذاکرہ میں جو مقالے پڑھے گئے وہ اکثر انھیں محدثین کرام، فقہائے عظام اور سرے علوم و فنون پر پڑھے گئے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان علمی مقالوں میں سے چند اُردو میں ترجمہ کرکے الولی کی ایک اشاعت ان کے لیے مخصوص کردیں۔ ناظرین دُعا فرمائیں یہ خدمت جلد سرانجام ہو جائے۔

گزشتہ چند سالوں سے ماہ مبارک ربیع الاول کے آتے ہی سیرت طیبہ پر تقاریر اور یسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اسوۂ حسنہ کا بیان جتنا ں کیا جائے وہ کم ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اب کچھ ایسی رسومات بھی فروغ پا رہی ہیں جن کا اسوۂ سنہ اور سیرت طیبہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ ڈر یہ ہے کہ اب تو قبۂ انور کی شکل بنائی تی ہے آگے چل کر یہ معاملہ قبر شریف بنانے تک نہ پہنچے۔ حالانکہ یہ اہل سُنت اور راسخ العقیدہ لمانوں کا شعار نہیں ہے۔ یہ کام حضرات علمائے کرام کا ہے کہ لوگوں کو سنت کے اتباع کا سبق سکھائیں اور راسخ العقیدہ مسلمان بنائیں۔